کے دن منائے جاتے رہے۔ مغرب تو مغرب مشرق بھی اپنی سادہ لوحی سے اسکی جمہوریت نوازی کے ڈھنڈورے پیٹتا رہا۔ مظلوم و بے کس اسلامی مشرق کی اس ادا سے بے نیاز کیشی کا تو یہ عالم تھا کہ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد اس "کالی دیوی" کے قدموں پر سینکڑوں نہیں ہزاروں انسانوں کا خون نثار کرتا رہا ـــــ مغربی سامراج کے اس خونخوار "عفریت" کے "مقدس چارٹر" کی روشنی میں خدا کی بستیاں اجڑتی رہیں، انسانی قافلے گھربار سے بھٹکتے اور کٹتے رہے، ناموس لٹتے رہے مخلوقِ خدا کی بے بس آبادیاں اسکی "حرام پیداوار" کے ہاتھوں نیپام بموں سے جلتی رہیں، یہ قبرص و فلسطین اور یہ کشمیر، ایتھوپیا اور رہوڈیشیا اور خاص طور سے جنوبی ویٹ نام اور خود "سفید فام بندروں" کے سیاہ فام نیگرو علاقے، یہ سب ادارۂ اقوام کی "عدل پروریوں" کے شاہدِ عدل ہیں ـــــ اسکی سحر طرازیوں کا بھی عجیب حال ہے۔ کہ جب بھی اس نے انسانیت کو خونی پنجہ میں کسا لوگوں نے اسی کی دہائی دی اور اسی کو پکارتے رہے ـــــ آنیوالی نسلوں کو بیسویں صدی کی یہ منحوس حقیقت حیرت میں ڈالدے گی کہ ابلیس نے اپنی زندگی میں ظلم و شیطنت کے جو سب سے بڑے ڈرامے کھیلے ان کی سٹیج یہی اقوامِ متحدہ تھا جسے چاروں طرف سے انسانی حقوق، مساوات، اور آزادیٔ اقوام کے خوشنما پردوں سے سجایا گیا تھا۔ مگر حقیقت بینوں کیلئے مستقبل کے انتظار کی کیا ضرورت۔؟ اسکی سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی کے حالیہ کردار نے یہ پردے ابھی سے چاک کردئے ہیں۔ پردے کے پیچھے کیا ہے۔؟ انسانیت کا بین الاقوامی مذبح، عدل و انصاف کی سب سے بڑی قربان گاہ، انسانی حقوق اور آزادیٔ اقوام کے نئے ایک گالی۔ یہ اس ڈرامے کا ڈراپ سین ہے جس کا نام ہے اقوامِ متحدہ ـــــ۔

O

۱۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو انگلینڈ کے ہاؤس آف کامنس (دارالعوام) نے ۱۴ مخالف اور ۶۹ موافق ووٹوں سے تالیوں کی گونج اور پرجوش خیر مقدم سے اس بل کو منظور کرلیا کہ بالغ مرد باہمی رضامندی سے تلذذِ جنسی حاصل کرسکتے ہیں۔ اور قانون کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔ بل کی منظوری کیوقت ہاؤس کی گیلریاں کھچاکھچ بھری ہوئی تھیں۔ اب یہ بل ہاؤس آف لارڈز (دارالامراء) سے گزر کر ملکۂ عالیہ کے دستخط سے قانون کی آخری شکل اختیار کرے گا[1]۔ یہ ہے مغربی تہذیب کا نقطۂ عروج اور منتہائے کمال، مظلوم کی دادرسی[2] ظالم کی مذمت میں قوم سفید سامراج کی سرد مہری (جسکا مظاہرہ

[1] آخری اطلاع یہ ہے کہ ملکۂ الزبتھ نے اسکی منظوری دے دی۔

اقوامِ متحدہ میں کیا گیا۔) اور بے غیرتی و بے حیائی میں یہ جوش و خروش اور اتفاق ـــــ بے حیائی کا اونچی اور اجتماعی سطح پر سرِ بازار ایسا مظاہرہ ـــــ بے شرمی اور دیوثی پہ دیوثوں کی اتنی خوشی ـــــ یقیناً آج قومِ لوط بھی شرم میں ڈوب چکی ہوگی اور ابلیس نے تو سر پیٹ لیا ہوگا کہ ان "لارڈوں" اور "پرنسوں" کے ہوتے ہوئے "شیطنت" کا کلنگ صرف میرے ماتھے کے لئے کیوں مخصوص ہے۔؟ اس قرارداد کی منظوری پر ہم تہذیبِ مغرب پر بچھنے والے تمام "روشن خیال اور ترقی پسندوں" کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ گناہ کس قوم میں نہیں پائے جاتے۔؟ مگر کسی اور قوم نے بھی تالیوں کی گونج اور پارلیمانی سطح پر اپنی ذلّت اور خباثت، بے حیائی اور رذالت کا ایسا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔؟ اگر بے حیائی کے یہ طور طریقے (استلذاذ بالجنس) کتوں اور خنزیروں کے ہاں بھی رائج نہیں، تو اب ہم ان علمبرداران "تہذیب" کے لئے وہ کونسا نام تجویز کریں جو ان کی اس شاندار "قومی خصوصیت" پر دلالت کرسکے۔؟ اس خبر کے بعد بھی کیا کسی کو ان اقوام کے بارہ میں ارشاداتِ خداوندی: وضربت علیهم الذلة۔ اور اولئک کالانعام بل هم اضل۔ اور ثم رددنٰه اسفل سافلین۔ کی صداقت میں کوئی تردد ہوسکتا ہے۔ اگر یہ لوگ ضالین اور مغضوب علیہم نہیں ہیں تو آپ اس کا وجود کہاں ڈھونڈیں گے۔؟ مغربی تہذیب کی یہ قرارداد جاہلیت کی معراج ہے۔ اور انسان کو ذلیل چوپایوں سے بھی بدتر مخلوق بنانے میں ابلیس کی سب سے بڑی فتح ـــــ پھر افسوس اور ماتم تو ان اقوام کی عقل و خرد پر ہے۔ جو یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی حیوانیت اور شیطنت کے ان علمبرداروں کی تقلید و اتباع کو "قومی عظمت" کا نشان سمجھے ہوئے ہیں ـــــ اے ربِ کائنات اس ننگِ انسانیت مخلوق کے ہاتھوں اشرف المخلوقات انسان کی مٹی کب تک پلید ہوتی رہے گی۔ تو دیکھ رہا ہے کہ سارا عالم اس گندی تہذیب کی غلاظتوں سے بھر گیا ہے۔ اور ساری دنیا اس کے شر و فساد سے نالاں ہے۔ یہ تہذیبِ مغرب کیا ہے۔؟ اس دھرتی پر خدائے قہار کی سب سے بڑی پھٹکار، انسانیت کے لئے گالی اور تہذیب و شرافت کے منہ پر ایک طمانچہ ـــــ ہزار صد ہزار لعنت ہو اس تہذیب پر خدا اور تمام برگزیدہ مخلوق کی ـــــ دینِ فطرت اسلام کے مسئلہ تعدد ازدواج پر پھبتیاں کسنے والے "جدید نائم" اور اس کی ساری قوم کو ہم خاص طور سے مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد تو اب آپ کو ایک شادی کی ضرورت بھی نہ رہی۔ اس قرارداد کی منظوری سے آپ کے روحانی باپ فرائڈ کی روح کتنی سرشار ہوگی۔؟